سوال

(103) میں اپنی مسجد کے امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہیں پڑھ سکتا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جہری نمازاور تراویح میں سورہ فاتحہ پڑھنے کے فورا بعد ہمارا امام قرات شروع کردیتا ہے اورمیں سورہ فاتحہ نہیں پڑھ سکتا۔ کیونکہ وہ اتنا سکتہ نہیں کرتا کہ سورہ فاتحہ کو پڑھا جاسکے اورحدیث میں ہے کہ (لاصلوۃ لمن لم یقرا بفاتحۃ الکتاب) جب کہ ایک دوسری حدیث ''قراۃ الامام قراۃ لمن خلفہ '' توان دونوں احادیث میں تطبیق کس طرح ہوگی ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مقتدی کےلئے سورہ فاتحہ کی قرات کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے لیکن نبی ﷺ کے ارشادگرامی :

((لاصلوۃ لمن لم یقرا بفاتحۃ الکتاب)) (متفق علیہ)

''اس شخص کی نمازنہیں ہوتی جوسورہ فاتحہ نہ پڑھے۔''

کے عموم کے پیش نظر راجح ترین بات یہ ہے کہ مقتدی کےلئے بھی سورہ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے ،اسی طرح آنحضرت ﷺ کا ارشادہے کہ شاید تم اپنے امام کے پیچھے کچھ پڑھتے ہو؟صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا''جی ہاں ''توآپؐ نے ارشادفرمایا :

((لاتفعلوا الا بفاتحۃ الکتاب ُفانہ لاصلوۃ لمن لم یقرابہا))

(مسند احمد ُسنن ابی داود ُو صحیح ابن حبان باسنادحسن)

''سورہ فاتحہ کے سوااورکچھ نہ پڑھوکیونکہ جوشخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتااس کی نمازنہیں ہوتی۔'' (ابوداودودیگرمحدثین باسنادحسن)

اگرامام جہری نمازمیں سکتہ نہ بھی کرے توپھر بھی مقتدی کوہر حال میں سورہ فاتحہ پڑھنی چاہئے خواہ اس وقت ہی کیوں نہ پڑھے ،جب امام قرات کررہاہواورپھر سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد خاموش ہوجائے تاکہ دونوں احادیث پر عمل ہوجائے۔ اگر مقتدی بھول جائے یاوہ جاہل ہواوراسے سورہ فاتحہ کے پڑھنے کے وجوب کا علم نہ ہوتواس سے فاتحہ کا پڑھنا ساقط ہوجائے گا۔جس طرح اس شخص سے ساقط ہوجاتا ہے جوامام کے ساتھ آکررکوع کی حالت میں ملے توعلماء کے صحیح قول کے مطابق اس کی یہ رکعت ہوجائے گی ،اکثر اہل علم کا یہی قول ہے کیونکہ حضرت ابوبکرہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''وہ جب مسجد میں آئے تونبی کریم ﷺ رکوع فرمارہے تھے توانہوں نے بھی صف میں داخل ہونے سے پہلے ہی رکوع

شروع کردیا اورپھر اسی طرح بحالت رکوع صف میں داخل ہوگئے تو آنحضرت ﷺ نے نماز سے سلام پھیرنے کے بعد فرمایا '' اللہ تعالی تمہارے شوق میں اضافہ فرمائے، آئندہ اس طرح نہ کرنا۔ ''لیکن آپ ؐ نے انہیں اس رکعت کے دوبارہ پڑھنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ (صحیح بخاری / فتاوی اسلامیہ میں سماحۃالشیخ ابن باز حفظہ اللہ تعالی کے اس فتوی کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ من کان لہ امام فقراءۃ الامام لہ قراءۃ جس کا امام ہو تو اس کی قرات ہوگی، ضعیف اورناقابل استدلال ہے، اگریہ صحیح بھی ہو تو یہ عام ہے اورسورہ فاتحہ کا پڑھنا اس مسئلہ میں وارد صحیح احادیث کے پیش نظر خاص ہوگا/واللہ ولی التوفیق، ملاحظہ فرمائیے فتاوی اسلامیہ، ج ا ص ۲۶۰، جمع وترتیب محمد بن عبدالعزیز المسند، دارالوطنی الریاض ۱۴۱۴ھ ۱۹۹۴ء/مترجم)

[فتاویٰ ابن باز]